احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 26

منگل 29 جون 2010ء

روزنامہ الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

قائمقام ایڈیٹر: فخرالحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 29 جون 2010ء 16 رجب 1431 ہجری 29 احسان 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 137

فرشتوں کا درگزر

حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ایک شخص فوت ہوا تو ملائکہ نے اس کی روح سے پوچھا کیا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ تو اس نے کہا میں اپنے نوجوانوں کو یہ حکم دیا کرتا تھا کہ وہ آسودہ حال کو مہلت دیا کریں اور تنگدست سے درگزر کریں۔ حضرت حذیفہؓ کہتے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ فرشتوں نے بھی اس سے درگزر کی۔

(صحیح بخاری کتاب البیوع باب من انظر معسراً حدیث نمبر 1935)

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جرمنی 2010ء کا خطبہ جمعہ سے آغاز، جلسہ کے مقاصد اور سانحہ لاہور کے جاں نثاروں کا ذکر خیر

سانحہ لاہور میں جان کی قربانیاں دے کر مخلصین نے ہماری سوچوں کے نئے راستے متعین کردیئے

جلسہ کی غرض ایمان، یقین اور نیکیوں میں ترقی نیز اللہ اور رسولؐ کی محبت اور بھائی چارے کا تعلق قائم کرنا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جون 2010ء بمقام منہائم جرمنی کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 جون 2010ء کو منہائم جرمنی سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے جماعت احمدیہ جرمنی کے 35ویں جلسہ سالانہ 2010ء کے افتتاح کے موقع پر پاکستانی وقت کے مطابق شام 5 بجے منہائم میں جلسہ گاہ کے قریب پرچم کشائی کی اور اجتماعی دعا بھی کروائی جس کے بعد آپ جلسہ گاہ کے اندر تشریف لے گئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ میرے اس خطبہ کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس جلسہ کو بابرکت فرمائے، جلسہ سالانہ کے مقاصد میں سے خاص طور پر بیعت کی حقیقت کو سمجھ کر ایمان و یقین میں ترقی کرنے، اللہ اور رسولؐ کی محبت تمام محبتوں پر حاوی کرنے، نیکیوں میں ترقی کرنے، آپس میں پیار و محبت اور بھائی چارے کا تعلق قائم کرنے کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں جن کیلئے حضرت مسیح موعود نے جلسہ کا انعقاد فرمایا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ خاص طور پر پاکستانی احمدیوں کے لئے دعا کریں، وہاں آجکل جماعت پر حالات تنگ کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کے احمدیوں کو ثبات قدم عطا فرمائے، ایمان کو مضبوط رکھے، ان کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے خارق عادت طور پر نشان دکھائے۔

حضور انور نے جلسہ سالانہ کے بارے میں بعض انتظامی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ شاملین جلسہ کارکنان سے مکمل طور پر تعاون کریں اور جلسہ کے لئے بنائے گئے اصول و قواعد کی پابندی کریں، دوسری اہم بات یہ ہے کہ خاص طور پر اپنے گردوپیش پر حفاظتی نقطہ نگاہ سے نظر رکھیں، سیکیورٹی کے انتظام سے خاص طور پر مکمل تعاون کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور جلسہ سے حتی المقدور زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے اندوہناک سانحہ لاہور میں راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے احمدیوں میں سے کچھ مزید کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے اپنی جان کی قربانیاں دے کر ہماری سوچوں کے نئے راستے متعین کر دیئے ہیں۔ مختصراً ذکر پیش خدمت ہے۔ (48) مکرم خلیل احمد سولنگی صاحب بعمر 51 سال دارالذکر میں قربان ہوئے۔ (49) مکرم اعجاز نصر اللہ خان صاحب بعمر 83 سال دارالذکر میں قربان ہوئے۔ (50) مکرم چوہدری حفیظ احمد کاہلوں صاحب بعمر 83 سال بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں قربان ہوئے (51) مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب بعمر 34 سال دارالذکر میں قربان ہوئے (52) مکرم اعجاز الحق صاحب بعمر 46 سال دارالذکر میں قربان ہوئے (53) مکرم شیخ ندیم احمد طارق صاحب بعمر 40 سال دارالذکر میں قربان ہوئے (54) مکرم عامر لطیف پراچہ صاحب دارالذکر میں قربان ہوئے (55) مکرم مرزا ظفر احمد صاحب بعمر 56 سال دارالذکر میں قربان ہوئے (56) مکرم مرزا محمود احمد صاحب بعمر 58 سال بیت النور ماڈل ٹاؤن میں قربان ہوئے۔ (57) مکرم شیخ محمد اکرم اطہر صاحب 66 سال کی عمر میں دارالذکر میں قربان ہوئے (58) مکرم مرزا منصور بیگ صاحب بعمر 29 سال بیت النور ماڈل ٹاؤن میں قربان ہوئے (59) حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے پوتے مکرم میاں محمد منیر عمر صاحب بعمر 70 سال بیت النور ماڈل ٹاؤن میں قربان ہوئے (60) مکرم ڈاکٹر طارق بشیر صاحب بعمر 57 سال دارالذکر میں قربان ہوئے (61) مکرم ارشد محمود بٹ صاحب بعمر 48 سال بیت النور ماڈل ٹاؤن میں قربان ہوئے (62) مکرم محمد حسین ملہی صاحب بعمر 68 سال بیت النور ماڈل ٹاؤن میں قربان ہوئے (63) مکرم مرزا محمد امین صاحب بعمر 70 سال دارالذکر میں قربان ہوئے (64) مکرم ملک زبیر احمد صاحب بعمر 61 سال بیت النور ماڈل ٹاؤن میں قربان ہوئے (65) مکرم چوہدری محمد نواز صاحب بعمر 80 سال دارالذکر میں قربان ہوئے (66) مکرم شیخ مبشر احمد صاحب بعمر 47 سال بیت النور ماڈل ٹاؤن میں قربان ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کے درجات بلند فرمائے، ان کے بیوی بچوں کا حافظ و ناصر ہو، جن کے والدین حیات ہیں انہیں بھی ہمت اور حوصلے سے صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ان کی نسلوں کے ایمانوں کو بھی مضبوط رکھے، صبر و استقامت سے ان کی آئندہ نسلیں بھی دین پر قائم رہنے والی ہوں، اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھے۔ آمین

35واں جلسہ سالانہ جرمنی اختتام پذیر ہوگیا

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان ہے کہ اس کی رحمتوں، برکتوں اور فضلوں کو سمیٹتے ہوئے اپنی اعلیٰ روایات کے ساتھ جماعت احمدیہ جرمنی کا 35واں جلسہ سالانہ 25 تا 27 جون 2010ء کو انتہائی کامیابی کے ساتھ منہائم جرمنی میں منعقد ہوا جس میں 50 ممالک کے 25 ہزار سے زائد احمدی احباب و خواتین کے علاوہ سینکڑوں کی تعداد میں غیر از جماعت مہمانوں نے بھی شرکت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس اس بابرکت جلسہ سالانہ میں رونق افروز ہوئے۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والے 25 ہزار افراد کے ساتھ ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ کل عالم کے کروڑوں احمدی اس میں شامل ہو کر روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 25 جون 2010ء کو خطبہ جمعہ سے جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے روز سہ پہر 3 بجے خواتین سے خطاب اور تیسرے یعنی جلسہ کے آخری روز رات سوا آٹھ بجے کے قریب اجتماعی طور پر اختتامی خطاب فرمایا جن کا اکثر حصہ جماعت احمدیہ لاہور کے المناک سانحہ میں راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے احمدیوں کی عظیم الشان قربانیوں، لواحقین کے صبر و حوصلے سے ان صدمات کی برداشت اور اس ضمن میں تمام افراد جماعت احمدیہ

باقی صفحہ 8 پر

واقفین نو کے پروگرام کا التواء

مورخہ 4,3,2 جولائی 2010ء کو ربوہ میں واقفین نو کا منعقد ہونے والا پروگرام بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(وکیل وقف نو)

نظارت تعلیم

فروغ تعلیم کے لئے بابرکت مساعی

علم کا فروغ اوراس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جن پر خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا ’’پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا۔‘‘ آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا۔ یہاں تک فرمادیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے، پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ہمیں یہ نوید دی کہ میرے فرقہ کے لوگ علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

علم و معرفت میں کمال حاصل کرنا اب صرف احمدی کی شان ہوگا جس کی ایک مثال ڈاکٹر عبدالسلام ہیں۔ ہمیں تو ہزاروں ڈاکٹر عبدالسلام چاہئیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا کہ

’’اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔‘‘

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

’’اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، مجھے بتائیں، انشاء اللہ کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔‘‘

(بحوالہ مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ نمبر 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

’’طلبہ کی امداد کا ایک فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہوچکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہوسکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالب علم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہوسکتا ہے۔‘‘

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 26/اکتوبر 2007ء)

پس آیئے اس بابرکت مشن کو پورا کرنے کے لئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔

جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ ’’امداد طلبہ‘‘ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے ذریعہ یکم جولائی 2009ء سے مئی 2010ء تک 5791 طلباء/ طالبات کو وظائف اور 338 طلباء/ طالبات کو کتب مہیا کر چکے ہیں۔

یہ شعبہ مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء و طالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری 8 ہزار سے 10 ہزار روپے تک سالانہ

2۔ کالج لیول 24 ہزار سے 36 ہزار روپے تک سالانہ

3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کے لئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی مؤثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ’’امداد طلبہ‘‘ میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

PH: 0092 47 6212473

Mob:00923327079462,00923336707153

E_mail:ntaleem@gmail.com

تبصرہ

پس نوشت سوم

اردو کی خودنوشتوں کا تجزیہ

تحقیق وترتیب: پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب
ناشر: نیاز زمانہ پبلیکیشنز لاہور
ضخامت: 336 صفحات

محترم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب اردو ادب کی خودنوشتوں پر تجزیہ اور تحقیق کا کام کر رہے ہیں اور اب تیسری جلد پس نوشت سوم کے نام سے منظر عام پر آئی ہے۔ آپ کو برصغیر میں چھپنے والی آپ بیتیوں کا محاکمہ کرنے میں اوج کمال حاصل ہے۔ اب تک آپ نے سینکڑوں آپ بیتیوں پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے ان میں زیادہ کا تعلق گزشتہ ساٹھ ستر سال میں برصغیر کے مختلف شہروں سے شائع ہونے والی خود نوشت سوانح عمریوں سے ہے۔ چند ایسی بھی ہیں جو ایک ڈیڑھ صدی قبل لکھی گئیں۔ انگریزی اور فارسی میں لکھی ہوئی کچھ ایسی ہیں جن کا اردو ترجمہ بعد میں ہوا۔

زیر تبصرہ کتاب میں انہوں نے 69 آپ بیتیوں کا جائزہ شامل کیا ہے۔ آپ نے بہت محنت اور سلیس اردو زبان میں نہ صرف تبصرہ کیا ہے بلکہ متعلقہ شخصیت کا مزید تعارف بھی کرایا ہے۔ آپ نے جن کی آپ بیتیوں پر قلم اٹھایا ہے ان میں ادیب، شاعر، عسکری افراد، سفارت کار اور سیاسی راہنما الغرض ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے شامل ہیں۔ ان میں جسٹس ریٹائرڈ محمد اسلام بھٹی صاحب، ثاقب زیروی صاحب اور بشیر احمد خان صاحب رفیق سمیت پاکستان کے موجودہ وزیراعظم کی جیل میں لکھی گئی آپ بیتی سے لے کر بھارت کے ایک سابق صدر اور درجنوں دوسری آپ بیتیوں کی چھان پھٹک کی ہے۔

اس کتاب کے مصنف اردو ادب میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں اور پائے کے ادیب اور نقاد ہیں۔ برسوں تک بیرون ملک رہنے کے بعد بھی اردو زبان سے ان کی وابستگی میں کوئی فرق نہیں آیا اور تصنیف و تالیف کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ یہ آپ کی تحریر اور الفاظ کی بندش اور چناؤ کا کمال ہے کہ ان کے تنقیدی مضامین بھی پڑھنے والے کو اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں اور قاری ان کی کتابوں کو جلد از جلد پڑھ کر ہی سانس لیتا ہے۔ آپ بہت گہری اور مشکل باتیں بھی بہت آسانی سے کر جاتے ہیں۔ یہ آپ کی صاف، شستہ اور رواں تحریر کی وجہ ہے اور پھر اپنے موضوع پر گرفت تو ان کی معروف خصوصیت ہے۔

زیر تبصرہ کتاب میں مصنف نے ہر کتاب کی اہمیت اور معیار کے لحاظ سے اس کے بارے میں اظہار خیال کیا ہے۔ کسی کتاب کا ذکر زیادہ ہو یا کم تشنگی کا احساس کہیں نہیں ہوتا۔ پڑھنے والے کی دلچسپی اور معلومات کا سلسلہ بھی نہیں ٹوٹتا۔

مختلف آپ بیتیوں پر تبصرے میں سے چند فقرات نذر قارئین ہیں۔ پڑھ کے آپ بھی لطف اندوز ہوں۔

چو این لائی صاحب پاکستان تشریف لائے تو قتیل شفائی نے اپنی دانست میں ایک چینی نغمہ مقامی چینیوں سے مدد لے کر تیار کیا اور ان کے اعزاز میں ہونے والی تقریب میں پیش کیا۔ چو این لائی بہت خوش ہوئے اور پوچھا یہ نغمہ کس زبان میں تھا؟

جیل میں وقت گزارنا کارے دارد ہوتا ہے۔ یوسف رضا گیلانی نے بھی بیکاری کا ایک علاج یادداشتیں لکھنے میں تلاش کیا۔ جسٹس ریٹائرڈ محمد اسلام بھٹی کی ساری عمر عدالت کی کرسی پر بیٹھے گزری، وہ دوست جو قلم سے بھاگتا تھا۔ آخر قلم ہی کے گھاٹ اترا۔ خودنوشت کی کامیابی اس نکتہ میں مضمر ہوتی ہے کہ لکھنے والے کی شخصیت اس خودنوشت کے بیانیے میں روح کی طرح موجود رہے۔ دوسری اہم بات جو خود نوشت کو بنانے یا بگاڑنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے وہ یوں ہے کہ لکھنے والے کی طول بیانی اس پر غالب نہ ہو۔ جہاں قلم بے لگام ہوا خودنوشت کا تانا بانا بکھرا۔ ثاقب زیروی ایک بلند پایہ شاعر، مؤقر صحافی، شستہ نویس ادیب، علم مجلسی کے شناور، محفل آرائی میں فرد، سیاسیات کے تجربہ کار تجزیہ نگار، مردم شناس بذلہ سنج، صاحب ذوق، صاحب اصول اور صاحب علم انسان تھے۔ ’’کچھ دیر پہلے نیند سے‘‘ یادوں کی مکمل بازیافت کے عیب سے مملو خودنوشت ہے جس میں چھوٹی چھوٹی غیر اہم تفصیلات قدم قدم پر قاری کا راستہ روک کر کھڑی ہو جاتی ہیں۔ ہمیں تو ان کی خودنوشت کے عنوان نے چونکایا کہ ’’......اور میں پاکستان آگیا‘‘۔ یہ عنوان پڑھتے ہی قاری کا ذہن اس طرف منعطف ہوتا ہے کہ یا تو انہیں اپنے پاکستان آجانے پر تاسف ہے کہ میں کیوں پاکستان آگیا؟ یا انہیں اس بات کا گھمنڈ ہے کہ میں نے پاکستان آکر پاکستان پر بہت احسان کیا ہے۔

الغرض یہ زیر تبصرہ کتاب بہت سی تاریخی یادداشتوں، بھرپور تنقید، دلچسپ معلومات اور قابل مطالعہ مواد پر مشتمل ہے اور پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

(ایف شمسؔ)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

ایک مومن کو چاہئے کہ کامل صفات والے اعلیٰ ربّ کی تسبیح کرتا رہے اور اس کی خیر کی تمام صفات سے حصہ لینے کی کوشش کرے اور اس کی ناراضگی اور پکڑ سے بچنے کی کوشش کرے

نمازیں بھی ایک قسم کی تسبیح ہیں۔ پس ان کی پابندی کرنا اور باقاعدگی سے ادا کرنا یہ بھی ضروری ہے۔ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اپنے ربّ کے نام کو دنیا میں بلند کرنا

ہر زمانے میں انبیاء روحانی بیماریوں کے علاج کے لئے آئے اور اپنے اپنے وقت کی بیماریوں کا علاج کرتے رہے

مصر میں جماعت کی مخالفت میں شدت، کئی احمدیوں کو زیر حراست رکھا گیا ہے۔ ان کی جلد رہائی کے لئے دعا کی خصوصی تحریک۔ اسی طرح پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی دعا کی تحریک کہ وہاں بھی کافی سخت حالات ہیں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14/مئی 2010ء بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ اعلیٰ کی آیات 2 تا 4 کی تلاوت کے بعد فرمایا

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں۔ سورۃ اعلیٰ کی پہلی تین آیات ہیں۔ یعنی بسم اللہ کے علاوہ۔ اس سورۃ کو جیسا کہ ہمارے ہاں عموماً طریق رائج ہے، جمعہ اور عیدین میں پہلی رکعت میں پڑھا جاتا ہے۔ کیونکہ حدیث میں روایت ملتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین پر پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ پڑھا کرتے تھے۔ اسی طرح دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ پڑھا کرتے تھے۔

(مسلم کتاب الجمعة باب ما یقرأ فی صلٰوة الجمعة حدیث نمبر 1912)

پس یہ اس سنت کی پیروی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے جس کی وجہ سے یہ سورتیں پڑھی جاتی ہیں۔

اسی طرح یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ پڑھا کرتے تھے اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں بعض روایات میں آتا ہے سورۃ الاخلاص اور بعض میں یہ ہے کہ آخری تین سورتیں۔ آخری دو قل اور سورۃ اخلاص۔

(ترمذی ابواب الوتر باب ما جاء فی ما یقرأ به فی الوترحدیث نمبر 462، 463)

بہر حال اس وقت سورۃ الاعلیٰ کی ان آیات کے حوالے سے کچھ کہوں گا۔ حضرت مصلح موعود نے تفسیر کبیر میں اس کی بڑی تفصیل سے تفسیر بیان کی ہے اور بحث فرمائی ہے۔ حضرت مصلح موعود کی تفاسیر جو ہیں وہ بھی ایک عظیم علمی خزانہ ہیں۔ گو یہ پورے قرآن کریم کی تو تفسیر نہیں ہے لیکن جن جن سورتوں کی ہے اُن کو پڑھنے کی طرف جماعت کو توجہ کرنی چاہئے۔ یہ مختلف دس جلدیں ہیں۔ .... (الاعلیٰ: 2) یعنی تسبیح کر اپنے ربّ کی جو اعلیٰ ہے۔ یعنی تیرا رب جو ربوبیت کے لحاظ سے سب سے بلند اور اعلیٰ شان رکھتا ہے اُس کی تسبیح کر۔ اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ تو اپنے رب کا نام دنیا میں بلند کر۔ گویا دو ذمہ داریاں ایک مومن کی لگائی گئی ہیں جو اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے کامل نمونہ بنایا اور آپ پر شریعت کامل ہوئی اور آپ کے طریق پر چلنا ہم پر فرض قرار دیا۔ پس ہر شخص جو آپ کی طرف حقیقی رنگ میں منسوب ہوتا ہے اور ہونا چاہتا ہے، اس کا یہ فرض ہے کہ آپؐ کے اسوہ پر چلنے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ .... (سورۃ الاحزاب: 22)۔ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں ایک کامل نمونہ ہے جس کی پیروی کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنے میں آپ کا کیا نمونہ تھا؟ آپ کے صبح شام، رات دن اللہ تعالیٰ کے ذکر سے پُر گزرتے تھے۔ پھر بھی آپ فرماتے ہیں کہ اے رب! مجھے اپنا ذکر کرنے والا اور اپنا شکر کرنے والا بنا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء باب دعاء رسول اللہ ﷺ حدیث نمبر 3830)

رکوع اور سجدے میں آپ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید فرماتے تھے اور آپ کی تسبیح و تحمید اور گریہ وزاری ایک عجیب رنگ رکھتی تھی۔ رکوع میں جب سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم سے اپنے عظیم ربّ جو رب العالمین ہے، اس کی بزرگی اور برتری کا ذکر فرماتے ہیں تو کھڑے ہو کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہہ کر پھر اللہ تعالیٰ کی بے شمار حمد کی طرف توجہ فرماتے ہیں۔ آپؐ کے رکوع اور سجود اور قیام اور نماز کی ہر حرکت کے بارہ میں ایک دفعہ پوچھنے پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا تھا کہ اس کی خوبصورتی اور لمبائی نہ پوچھو۔

(بخاری کتاب التہجد باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان وغیرہ حدیث نمبر 1147)

سجدوں کی لمبائی کے بارہ میں ایک روایت میں یہ ذکر ملتا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تشریف لائے اور قبلہ رُو ہو کر سجدے میں چلے گئے۔ بہت لمبا سجدہ کیا۔ اتنا لمبا کہ مَیں آپ کو دیکھ کر پریشان ہو گیا۔ بلکہ یہاں تک میری پریشانی بڑھی کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی روح قبض کر لی ہے۔ اس پریشانی کی حالت میں مَیں آپؐ کے قریب پہنچا تو آپؐ سجدہ سے اٹھ بیٹھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ کون ہے؟ مَیں نے عرض کی یا رسول اللہ! مَیں عبدالرحمٰن ہوں۔ پھر مَیں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کا یہ سجدہ اتنا زیادہ لمبا ہو گیا تھا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ کی روح تو قبض نہیں ہو گئی۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل آئے تھے اور یہ خوشخبری دی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے حق میں فرماتا ہے کہ جو آپ پر درُود بھیجے گا اس پر میں رحمتیں نازل کروں گا اور جو سلامتی بھیجے گا اس پر مَیں سلامتی

نازل کروں گا۔اس بات پر مَیں سجدہ شکر بجالا رہا تھا اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید کر رہا تھا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 513-512 حدیث نمبر: 1664 مسند عبدالرحمن بن عوف مطبوعہ بیروت ایڈیشن 1998ء)

یہی نہیں کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کا یہ اتنا بڑا انعام تھا اس کی وجہ سے شکر بجالا رہے ہیں، بلکہ ہر چھوٹی سے چھوٹی اللہ تعالیٰ کی جو نعمت تھی، اس پر بھی آپ اللہ تعالیٰ کی بے انتہا تسبیح وحمد وشکرگزاری فرمایا کرتے تھے۔آپ کی خوراک کیا تھی۔بعض وقت تو فاقے بھی ہوتے تھے اور روکھی سوکھی روٹی ہوتی تھی۔لیکن اس کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر فرماتے تھے اور تسبیح سے اپنی زبان کو تر رکھتے تھے۔

یہاں یہ بھی بتادوں کہ روایت میں آتا ہے کہ…………(الاعلیٰ: 2) کی آیت اترنے سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی یہ دعا کرتے اور اپنے صحابہ کو بھی آپ نے فرمایا ہوا تھا کہ سجدے میں یہ دعا پڑھا کرو کہ اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ۔لیکن اس آیت کے بعد پھر آپ نے سُبْحَانَ رَبِّیَ الاعلیٰ کی دعا سکھائی۔اسی طرح فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ کی آیت جب نازل ہوئی ہے تو پھر آپ نے رکوع میں بھی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کی دعا سکھائی ہے۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب مایقول الرجل فی رکوعہ و سجودہ حدیث نمبر 869، 871)

آپ نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے کے طریق کس طرح سکھائے؟ کس طرح ہر وقت آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ کی بزرگی اور برتری کا خیال رہتا تھا اور آپ راہنمائی فرماتے تھے؟ اس بارے میں ایک روایت میں حضرت جویریہؓ بیان کرتی ہیں کہ صبح کی نماز کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گئے۔اس وقت مَیں مصلّے پر بیٹھی تھی اور دن چڑھے جب آپ واپس آئے تو میں اس وقت بھی مصلّے پر بیٹھی تھی اور ذکر کر رہی تھی اور تسبیح کر رہی تھی۔تو آپ نے پوچھا تم صبح سے اس حال میں یہاں بیٹھی کیا کر رہی ہو؟ مَیں نے عرض کی کہ میں تسبیح کر رہی ہوں۔اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہی ہوں۔آپؐ نے فرمایا اس کے بعد جب سے مَیں یہاں سے گیا ہوں اور اب آیا ہوں میں نے صرف چار کلمات تین دفعہ دہرائے ہیں۔اگر ان کلمات کا موازنہ میں تمہارے اس سارے وقت کے ذکر اور تسبیح سے کروں تو میرے کلمے جو ہیں وہ بھاری ہیں۔جو یہ ہیں۔کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ …………

(مسلم کتاب الذکر و الدعا باب التسبیح اوّل النہار وعندالنوم: 6808-6807)

اللہ پاک ہے اس قدر جتنی اس کی مخلوق ہے۔اللہ پاک ہے جس قدر اس کی ذات یہ بات پسند کرتی ہے۔اللہ پاک ہے جس قدر اس کے عرش کا وزن ہے یعنی بے انتہا پاک ہے اور اللہ پاک ہے جس قدر اس کے کلمات کی سیاہی ہے۔

ایک تو اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی سے آپ کی ازواج کی تسبیح و تحمید اور ذکر سے رغبت اور اس کے لئے کوشش کا پتا چلتا ہے کہ کس قدر انہماک سے اور کتنی دیر تک یہ دعائیں اور ذکر فرمایا کرتی تھیں۔پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تسبیح کا اندازہ ہوتا ہے۔آپ نے جس غور اور جس گہرائی سے یہ تسبیح کی اس کا اندازہ لگائیں کہ ایک لمبے عرصے میں جو کم از کم گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹے پر تو محیط ہوگا، اس میں آپ نے صرف تین مرتبہ یہ الفاظ دوہرائے۔یہ تو آپ کا ہی مقام تھا۔لیکن توجہ دلائی کہ تسبیح ان جامع الفاظ میں کرو اور ساتھ ساتھ غور کرو اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت کو سامنے رکھتے ہوئے یہ تسبیح کرو۔

پھر جب فتح مکہ ہوئی تو اس تسبیح اور شکرگزاری کا ایک اور انداز دیکھیں کہ اونٹنی پر بیٹھے ہیں۔سر جھک کر پالان سے چھو رہا تھا اور سجدہ شکر بجالاتے ہوئے یہ دعا آپ پڑھ رہے تھے کہ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ۔ کہ اے اللہ! تو پاک ہے اپنی حمد اور تعریف کے ساتھ۔اے اللہ مجھے بخش دے۔

یہ معیار حاصل کرنے کے بعد جب خدا تعالیٰ نے آپ کی امت کے افراد سے اپنی محبت کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے ساتھ مشروط کیا ہے۔تو پھر بھی آپ اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید کے ساتھ، شکرگزاری کے ساتھ اپنی مغفرت طلب فرمارہے ہیں۔پس یہ آپؐ کے نمونے ہیں۔انفرادی طور پر بھی تسبیح وتحمید کے طریق سکھا رہے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی بزرگی اور تقدیس کا اظہار حقیقی رنگ میں کرنے کا پتہ چلے۔آپ کے لئے امت کے درود اور سلامتی بھیجنے پر تسبیح اور تحمید اور شکرگزاری کا وہ اظہار فرمایا کہ جس کی مثال نہیں مل سکتی۔ایک شکرگزاری اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر درود بھیجنے کو اس قدر اہمیت دی ہے کہ یہ امت کے لئے بخشش کا سامان ہو گیا ہے اور ایک اللہ تعالیٰ کی تسبیح اس لئے کہ کس کس طرح اللہ تعالیٰ میری امت کو بخشنے کے سامان فرما رہا ہے اور کیا مقام اللہ تعالیٰ مجھے عطا فرما رہا ہے؟ پھر جب اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کی صورت میں کامیابی عطا فرمائی تو تسبیح وتحمید اور شکرگزاری کا وہ اعلیٰ نمونہ ہے اور عاجزی کا وہ اعلیٰ نمونہ ہے جس کی مثال نہیں ملتی۔

یعنی یہ سب تسبیح کے نمونے دکھا کر اور سکھا کر امت کو اس طرف متوجہ فرمایا ہے کہ تمہاری بقا اور تمہاری کامیابی اور تمہاری ترقی اور تمہاری فتح بھی اسی میں ہے کہ دنیاوی اسباب پر بھروسہ نہ کرو بلکہ ربّ اعلیٰ کی تسبیح اور تحمید کرو جو ربّ العالمین ہے۔یاد رکھو بے شک اپنے اپنے رنگ میں بعض اور بھی رب ہیں جن سے تمہیں واسطہ پڑتا رہتا ہے۔شروع میں، ابتدا میں انسان جب بچہ ہوتا ہے، بچے کی پرورش میں بھی اس کے ماں باپ حصہ لیتے ہیں۔اس لحاظ سے وہ بھی رب کہلاتے ہیں۔پھر اس کے بعد بڑا ہوتا ہے اور دنیاوی کاموں میں پڑتا ہے۔افسران ہیں، بادشاہ ہیں، ملکی سربراہ ہیں جو ایک طرح سے پرورش میں حصہ لیتے ہیں۔لیکن ان سب کی ربوبیت جو ہے وہ نقائص سے پُر ہے، کامل نہیں ہے۔ماں ہے جو سب سے زیادہ خالص ہو کر بچے کی پرورش کر رہی ہوتی ہے لیکن اس میں بھی کاملیت نہیں ہے، اس لئے اس کی پرورش میں کمیاں رہ جاتی ہیں۔کبھی بچے کو زیادہ کھلا دیا تو وہ بیمار ہو گیا۔کبھی خوراک کا خیال نہ رکھا تو کمزور ہو گیا۔کبھی کسی اور طرف توجہ ہو گئی تو بچے کی نگہداشت صحیح طرح نہ ہو سکی۔کبھی کسی چیز میں کمی رہ جاتی ہے، کبھی کسی چیز میں۔اسی طرح تمام دنیاوی افسران ہیں یا ملازمین کے مالک ہیں، وہ سب کمزور ہیں اور پھر وہ لوگ یہ تو چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے لیکن تعریف وہ کروانا چاہتے ہیں جس پر وہ کبھی پورا نہیں اترتے اور یوں اکثر جھوٹی تعریفیں اور خوشامدیں کرنی پڑتی ہیں۔جس سے انسان کی طبیعت میں جھوٹی خوشامدیں کر کے، تعریفیں کر کے بعض دفعہ منافقت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔لیکن ربّ اعلیٰ وہ ہے جو ہر عیب سے پاک ہے۔جس کی تعریف حقیقی ہے۔جس نے رحمانیت کے جلوے دکھاتے ہوئے بھی پرورش کے انتظام کئے ہیں۔اور جو رحیمیت کے جلوے دکھاتے ہوئے بھی اپنے بندوں کے لئے بے انتہا فضل نازل فرماتا ہے۔دعاؤں کو سنتا ہے، وہ مجیب بھی ہے۔غرض کہ اس کے بے انتہا اور بھی صفاتی نام ہیں جس کے مطابق وہ اپنے بندوں سے سلوک بھی کرتا رہتا ہے۔پس ایک مومن کو چاہئے کہ …………(الاعلیٰ: 2) پر عمل کرتے ہوئے اس کامل صفات والے اعلیٰ ربّ کی تسبیح کرتا رہے اور اس کی خیر کی تمام صفات سے حصہ لینے کی کوشش کرے اور اس کی ناراضگی اور پکڑ سے بچنے کی کوشش کرے۔ہر خیر کے ساتھ شر بھی ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ سے تمام قسم کے شرور سے بچنے کی دعا کرنی چاہئے اور حقیقی تسبیح کرنے والے کو اللہ تعالیٰ یقیناً اپنی پناہ میں لے لیتا ہے۔

قرآنِ کریم میں تسبیح کے ذکر میں جو بیان ہوا ہے اس میں نمازوں کو بھی تسبیح کے ساتھ ملایا گیا ہے۔یعنی نمازیں بھی ایک قسم کی تسبیح ہیں۔پس ان کی پابندی کرنا اور باقاعدگی سے ادا کرنا یہ بھی ضروری ہے۔تبھی سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلَی کا صحیح ادراک حاصل ہوگا۔

پھر جیسا کہ مَیں نے بیان کیا کہ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اپنے ربّ کے نام کو دنیا میں بلند کرنا۔اپنے ربّ کے نام کو دنیا میں بلند کرنا، یہ بھی حکم ہے۔اس بارے میں جب سب سے اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ہم دیکھتے ہیں تو اس کے بھی اعلیٰ ترین نمونے آپؐ نے ہی قائم فرمائے۔آپ نے دعوت الی اللہ کا حق قائم فرما دیا۔جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے بارہ میں فرمایا کہ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ (سورۃ الاحزاب: 47)۔ کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ کو اللہ تعالیٰ کی

طرف بلانے والا بنا کر بھیجا گیا ہے۔اور جب آپ کو فرمایا کہ .... (المائدۃ:68) کہ اے رسول! تیری طرف تیرے رب کی طرف سے جو کلام اتارا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا تو اس کا بھی آپ نے حق ادا کر دیا۔کیونکہ اس کے بعد رب اعلیٰ کے نام کی سربلندی جو پہلے ہی آپ کا مقصود تھی اس میں اور زیادہ اضافہ ہو گیا۔نرمی سے،حکمت سے،احسان سے،احسان کرتے ہوئے اور صبر دکھاتے ہوئے آپ نے ہر حالت میں تبلیغ کے کام کے حق کو ادا کرنے کی کوشش فرمائی۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہوئے اس حق کو ادا کیا۔مشکلات بھی آئیں تو تب بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہوئے آپ کے قدم آگے ہی بڑھتے چلے گئے۔کوئی خوف،کوئی ڈر آپ کو اس کام سے روک نہیں سکا۔آپ کی قوتِ قدسی نے یہی روح صحابہ میں بھر دی تھی۔اللہ تعالیٰ کے نام کی سربلندی کے لئے وہ بھی قربانیاں دیتے چلے گئے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے.......... (الاعلیٰ : 3) یعنی جس نے پیدا کیا پھر ٹھیک ٹھاک کیا۔اس کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس حالت میں پیدا کیا ہے کہ اس کے اندر تمام ضروری طاقتیں رکھی ہیں اور ترقی کے مادے اس میں موجود ہیں۔عموماً ایک نارمل بچے کی جب پیدائش ہوتی ہے تو اس میں تمام ضروری طاقتیں بھی موجود ہوتی ہیں اور جوں جوں اس کی نشوونما ہوتی رہتی ہے اور جس طرح پہلے زمانوں میں بھی ہوتی رہی ان طاقتوں میں اس ماحول کے لحاظ سے نکھار پیدا ہوتا چلا جاتا ہے۔ بیشک بعض ذہنی اور جسمانی لحاظ سے کمزور بھی ہوتے ہیں لیکن یہ عمومی حالت نہیں ہے۔پس انسان کو جب اشرف المخلوقات بنایا تو اس میں ذہنی صلاحیتیں بھی ایسی رکھیں کہ اگر ان کو صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو تمام مخلوق کو وہ زیر کر لیتا ہے۔گویا انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کا پرتو بن سکتا ہے اور جیسا کہ پہلے بھی میں ذکر کر چکا ہوں اس کا کامل نمونہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنی کامل تعلیم اتاری اور اس مزاج کے مطابق اتاری جو انسان میں خدا تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے یا جس کی نشوونما اس زمانے میں ہو چکی تھی اور آئندہ بھی انسان کی ذیلی صلاحیتوں کا اور اس کے قویٰ کا نشوونما اب قیامت تک ہوتے چلے جانا ہے۔انسان کی فطرت میں اگر اللہ تعالیٰ نے نرمی اور غصہ رکھا ہے تو یہ بھی عین ضرورت کے مطابق ہے۔کبھی نرمی کا اظہار ہو جاتا ہے،کبھی غصہ کا اظہار۔اس لئے قرآن کریم میں جو تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی ہے اس میں بھی یہی فرمایا ہے کہ غصے کا اور نرمی کا اظہار اپنے وقت پر کرو تبھی ان انسانوں میں شامل ہو گے جو سَوّٰی کے لفظ کے تحت آتے ہیں۔یعنی جب ہر عمل جو ہے موقع اور محل کے مطابق ہو۔ مثلاً اگر اصلاح کی ضرورت ہے تو یہ دیکھنا ہوگا کہ اس کے لئے معاف کرنے میں اصلاح کا پہلو نکلتا ہے یا سزا دینے میں۔اگر صرف ہر صورت میں معاف ہی کیا جاتا رہے تو معاشرے میں ان لوگوں کے ہاتھوں جو ہر وقت فساد پر تلے رہتے ہیں معاشرے کا امن برباد ہی ہوتا چلا جائے گا۔پس ایک عقل مند اور اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت رکھنے والا انسان ہمیشہ اعتدال سے کام لیتا ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اس کو اس طرح پیدا کیا ہے جو ہر لحاظ سے مناسب ہے۔عیب سے پاک ہے۔ پھر عقلمند انسان کا ہر عمل اور فعل،موقع اور محل کے مناسبِ حال ہوتا ہے۔

خَلَقَ فَسَوّٰی (الاعلیٰ :3) کا یہ مطلب بھی ہے کہ اس میں جب خرابیاں پیدا ہوتی ہیں تو اس عیب کو درست کرنے کے لئے بھی خدا تعالیٰ سامان پیدا فرماتا ہے۔بیماریاں ہیں تو ان کا علاج ہے اور یہ علاج کے طریق بھی خدا تعالیٰ ہی سکھاتا ہے۔بعض دہریہ یہ خیال کرتے ہیں کہ شاید ان کی دماغی صلاحیتوں کی وجہ سے انہیں علاج سمجھ آ گیا لیکن حقیقت یہی ہے کہ اس کے پیچھے سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کارفرما ہے اور یہ باتیں پھر اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایسا ذہن عطا فرمایا ہے کہ وہ اپنی ضروریات کے لئے،سہولیات کے لئے ایجادات کرتا چلا جا رہا ہے۔مثلاً بیماریوں کے خلاف علاج ہے تو اس کے بھی نئے نئے طریق نکال رہا ہے۔بہت سی بیماریاں جو پہلے نہیں ہوتی تھیں یا پتہ نہیں تھا،جن کی صلاحیت نہیں تھی جب اللہ تعالیٰ نے صلاحیت پیدا کی،انسان کی نشوونما کی۔اس کی ذہنی اور جسمانی طاقتیں بڑھائیں تو بعض ایسی نئی نئی باتیں بھی اس کے ذہن میں پیدا ہو گئیں جن کو استعمال کر کے وہ اپنی زندگی کو مزید بہتر بنا سکتا ہے۔مثلاً دل ہے انسان کا۔ پہلے تو کسی کو پتہ ہی نہیں لگتا تھا یا انسانی زندگی اتنی سخت تھی کہ ورزش کی وجہ سے اور اپنی دوسری مصروفیات کی وجہ سے اور ایسی خوراک ہونے کی وجہ سے جو دل کو نقصان نہیں پہنچاتی، دل کی بیماریاں نہیں تھیں۔لیکن جہاں جہاں اور جوں جوں انسان کی بعض صلاحیتیں بڑھتی چلی گئیں، بیماریاں بڑھتی چلی گئیں۔دل کی بیماریاں بھی ان میں سے ایک ہیں۔ اس کا علاج کا طریقہ آپریشن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو سمجھایا۔پھر اس میں ترقی ہوئی تو ایک اور طریقہ اینجیو پلاسٹی کا سمجھایا جو اس سے زیادہ آسان ہے۔اور اب مزید سٹیم سیل (Stem Cell) کے ذریعے علاج کی ریسرچ ہو رہی ہے۔بہرحال اللہ تعالیٰ انسانی صلاحیتوں کو ساتھ ساتھ اس کی ضروریات کے مطابق اجاگر کرتا چلا جاتا ہے۔اور یہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ہے۔ یہ وہ اعلیٰ ربّ ہے جس کی تعریف ایک بندے پر فرض ہے۔وہ اگر عیبوں کو ظاہر فرماتا ہے تو اس کے لئے پھر اس کا مداوا اور علاج بھی سمجھا دیتا ہے۔ایک موحّد جب بھی نئی ریسرچ دیکھتا ہے تو اسے خدا تعالیٰ کے فضل کی طرف منسوب کرتا ہے۔اور جب اللہ تعالیٰ جسمانی بیماریوں کے علاج کی طرف یوں رہنمائی فرما رہا ہے تو روحانی بیماریوں کے علاج کے سامان بھی کرتا ہے اور کیوں نہیں کرے گا۔پس ہر زمانے میں انبیاء روحانی بیماریوں کے علاج کے لئے آئے اور اپنے اپنے وقت کی بیماریوں کے علاج کرتے رہے۔ جب انسانی زندگی روحانی بیماریوں کا مجموعہ بن گئی اور نئی نئی بیماریاں پیدا ہو گئیں، ہر زمانے کی بیماری جمع ہو گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور قرآنِ کریم کی کامل تعلیم اتاری جس نے علاج کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے میں اس کے اعلیٰ ترین نمونے اپنی قوتِ قدسیہ سے دکھائے۔اس تعلیم کی روشنی میں دکھائے جس سے انسانوں کو، جانوروں کو باخدا انسان بنا دیا۔.........

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔.......... (الاعلیٰ : 4)۔جس نے طاقتوں کا اندازہ کیا اور ہدایت دی۔اس کا تعلق بھی پہلی آیت سے ہے۔اس کے بارے میں حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ قَدَّرَ فَهَدٰى کے دو معنی ہوں گے۔جیسا کہ پچھلی آیت میں بتایا گیا ہے کہ چونکہ انسان میں ترقی کی استعداد رکھی گئی تھی اور اسے کامل القویٰ بنایا گیا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کی طاقتوں کا اندازہ کر کے اس کے متواتر ترقی کرتے چلے جانے کے ذرائع مہیا کئے ہیں۔یعنی پہلے پیدائش کو اس تعلیم اور طاقت کے مطابق کیا پھر تعلیم بھجوائی۔یعنی جوں جوں ذہنی اور جسمانی طاقتوں نے ترقی کی اللہ تعالیٰ نے اس کے مطابق ہدایت کے سامان پیدا فرمائے اور دوسرے معنے یہ ہیں کہ جب بھی انسان کج ہوا اللہ تعالیٰ نے اس کی ضرورت کے مطابق ہدایت بھجوا دی۔

(مأخوذ از تفسیر کبیر جلد 8 صفحہ 406-405 مطبوعہ ربوہ)

اور جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ یہ ہدایت کامل طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نازل فرمائی تا کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حقوق کا بھی صحیح ادراک کر سکے اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور بندوں کے حقوق بھی ادا کرے۔پس جب یہ ہدایت آ گئی تو اس کے مطابق ہی اب ایک مومن کو چلنا ہے۔اور اگر سمجھ نہیں آتی تو پھر جو امام اور جو معالج اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اس کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔اسی میں دنیا کی بقا ہے۔جس کے لئے پہلی آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے طریق بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور اس کی عبادت کی ضرورت ہے اور اس بھیجے ہوئے کو ماننے کی ضرورت ہے۔ اگر سمجھ نہیں آتی تو پھر اللہ تعالیٰ سے خالص ہو کر مدد مانگی جائے کہ اللہ تعالیٰ صحیح راہنمائی فرمائے تا کہ ہم اس کا حق ادا کر سکیں اور دوسرے اس تسبیح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا تک پہنچانا بھی فرض ہے اور یہی ہر قسم کی کجی سے پاک ایک مومن کی نشانی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم خالص ہو کر اس کے بھیجے ہوئے کے ساتھ جُڑ کر اس تعلیم کے مطابق عمل کرنے والے ہوں اور صحیح رنگ میں تسبیح کرنے والے ہوں،اس کی عبادت

کرنے والے ہوں اور اس کے پیغام کو پہنچانے والے ہوں۔

مصر کے احمدیوں کے لئے بھی میں پھر خاص طور پر دعا کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔ وہاں گزشتہ کچھ عرصے سے جماعت کے خلاف ایک شور اٹھا ہوا ہے اور ہمارے بارہ، تیرہ کے قریب احمدی حراست میں ہیں جن کا ابھی تک پتا نہیں لگ رہا کیا بننا ہے؟ اس لئے ان کے لئے خاص طور پر دعا کریں اللہ تعالیٰ جلد ان کی رہائی کے بھی سامان پیدا کرے۔ شاید ان کا خیال ہے کہ اسیر بنا کر وہ ان کو ایمان سے پھیر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر احمدی جو دنیا کے کسی بھی کونے میں رہنے والا ہے وہ اپنے ایمان کے لحاظ سے بڑا مضبوط ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ بھی اسی طرح مضبوطی کا اظہار کر رہے ہیں اور کرتے چلے جائیں گے، انشاء اللہ اور یہی مجھے پیغام بھیج رہے ہیں کہ آپ فکر نہ کریں انشاء اللہ ہمارے ایمان میں کوئی لغزش نہیں آئے گی۔ بلکہ گزشتہ دنوں ایک خاتون کو بھی گرفتار کر لیا تھا پھر چھوڑ دیا۔

اور پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی دعا کریں۔ وہاں بھی کافی سخت حالات ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو مسیح (موعود) کے پیغام کو سننے کی اور سمجھنے کی اور ماننے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہر قسم کی کجیاں دنیا سے دور ہوتی چلی جائیں۔ جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے تو ذرائع مہیا فرما دیئے ہیں اب اس سے فائدہ اٹھانا بندوں کا کام ہے۔ اگر نہیں اٹھاتے تو پھر اللہ تعالیٰ کس طرح ٹھیک کرتا ہے، کیا سامان پیدا فرماتا ہے یہ وہ بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو کسی بھی قسم کی آفت اور بلا اور تباہی سے محفوظ رکھے اور اپنی طرف جھکنے والا خالص بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

ابن کریم

بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے

مکرم محمود احمد شاد صاحب مربی سلسلہ کا ذکر خیر

جامعہ احمدیہ میں مجھ سے تین چار سال سینئر تھے جب ہم 1982ء میں جامعہ داخل ہوئے تو اکثر سٹیج پر محمود شاد صاحب کو تلاوت قرآن کرتے ہوئے پایا۔ بلکہ جہاں تک مجھے یاد ہے حضرت خلیفہ رابع کی بابرکت مجالس میں بھی تلاوت کی سعادت پاتے رہے ہیں۔ خوب خوش الحان تھے۔ قرآن کریم پڑھتے تو عجیب قسم کے غم کی حالت میں پڑھتے۔ ابتداء میں کچھ عرصہ حافظ کلاس میں بھی رہے اسی وجہ سے قرآن کریم خوب بہتر سے بہتر انداز میں پڑھتے تھے۔

اکثر سورۃ حٰم سجدہ کی آیت 31 اور آل عمران آیت 147 کی تلاوت کرتے تھے۔ پھر میں نے دیکھا اکثر و بیشتر تقریبات اور مجالس میں بلکہ نمازوں میں یہی حصے خاص طور پر تلاوت کیا کرتے تھے۔ گویا خدا تعالیٰ قربانی کے لئے تیار کر رہا تھا۔ بار بار منہ سے وہ الفاظ دہرا رہے تھے کہ آئندہ تاریخ میں عملی طور پر ان آیات کی عملی تفسیر بننا مقدر تھا۔ الٰہی جماعتیں ان ہولناک وادیوں سے صبر اور حوصلے سے گزرتی ہیں۔ خود آگوں میں پڑ جاتی ہیں۔ دوسروں کو آگوں سے نجات دلانے کے لئے اور اس لو کو تیز تر کرنے کے لئے اپنے لہو سے ایندھن کا کام کرتے چلے جاتے ہیں اور زبان حال سے کہتے چلے جاتے ہیں۔ ؎

زہے نصیب جو میرا لہو بھی کام آئے
مجھے جنوں ہے چراغ حرم جلانے کا

اور چوہدری محمد علی صاحب کی زبان میں ان پُرخطر وادیوں سے صبر و شکر کرتے ہوئے گزرتے ہیں۔ ؎

دی جگہ مجھ کو فراز دار پر
معترف ہوں دل سے اس توقیر کا

جمعہ 28 مئی 2010ء کی تاریخ کسے بھولے گی۔ جب ظالموں نے دارالذکر لاہور اور بیت النور ماڈل ٹاؤن کو عین جمعہ کے وقت خون میں نہلا دیا۔ لوگ تو گھروں میں طرح طرح کے رنگ اور پینٹ کرتے ہیں مگر عشاق نے اللہ کے گھروں میں اپنے خون سے وہ نقش و نگار بنائے کہ آنے والی نسلیں بھی اس سے اپنی منزلوں کی تعیین کرتی رہیں گی۔ ؎

نہ بجھا سکیں انہیں آندھیاں جو چراغ ہم نے جلائے تھے
کہ جو لو ذرا سی کم ہوئی تو لہو سے ہم نے ابھار دی

بلاشبہ یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی۔ 28 مئی کو نماز جمعہ کی اقتداء اور امامت کروانے کے لئے آپ کھڑے ہوئے۔ تشہد اور تعوذ پڑھا سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی۔ پھر بعد میں آیت استخلاف کی پُرسوز تلاوت کی۔ معاً دھماکے اور گولیاں چلنی شروع ہوگئیں۔ انہی آیات جن کا میں نے آغاز میں ذکر کیا کے مفہوم کے مطابق نہ صرف خود صبر کیا بلکہ مائیک پر دوسروں کو دعاؤں اور صبر کی تلقین کرنے لگ گئے کہ معاً وہیں خون میں نہلا دیئے گئے۔ اب ذرا غور کریں انجام کیسا خوبصورت ہوا۔ گواہی یہ دی کہ میں اعلان کرتا ہوں کہ خدا ایک ہے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اس کے عبد اور رسول ہیں اور پھر سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی۔ تمام تعریفیں اور محامد اللہ کے لئے ہیں جو رب العالمین ہے۔ رحمٰن ہے رحیم ہے ملک یوم الدین۔ اللہ اکبر۔ جزا سزا کے دن کا اقرار کیا بلکہ اعلان کیا اور پھر صراط مستقیم میں سے وہ راستہ مانگا جو انعام یافتہ لوگوں کا راستہ ہے۔ یعنی نتیجہ پیدا کرنے والا راستہ۔ تیسرا انعام ہی شہادت کا ہے اس سے خدا نے کھڑے کھڑے قبولیت عطا فرما دی۔ جمعہ کی تیاری کے لئے نہا دھو کر خوب تیار ہو کر آنے والا وجود جو امامت کروا رہا تھا لیڈ کر رہا تھا۔ سپہ سالار تھا ذرا ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹا۔ بلکہ دشمن کے سامنے سینہ سپر ہو گیا اور ابدی حیات کا جام پی گیا ہمیشگی کی زندگی اس کے مقدر میں ٹھہری۔ جسم تو فنا ہو گیا مگر حضرت مسیح موعود کے بقول میری روح ہلاک ہونے والی نہیں۔ یعنی ہمیشگی کی زندگی ہمارے مقدر میں ہے۔

ان ہزاروں مظفروں میں یعنی کامیاب اور سرخرو ہونے والوں میں آپ بھی سرخیل بن کے قربان ہوئے۔ مکرم محمود احمد شاد صاحب اسم بامسمّیٰ تھے۔ خدا نے خلافت کے قدموں کے طفیل مقام محمود عطا کر دیا۔ دنیا میں بھی ہمیشہ شاد ہی رہے گو ہمیں اداس اور غمگین کر گئے مگر مسکراتے ہوئے۔ راہ مولا میں جان قربان کر دی۔ جن لوگوں نے شہداء کے چہروں کا دیدار کیا ہے وہ گواہی دیں گے کہ ان کے چہروں پر عجب قسم کا نور اور طمانیت تھی۔ مکرم مربی صاحب تو خاص طور پر کیونکہ زندگی میں ان کو ہمیشہ کھلے چہرے سے مسکراتے ہوئے دیکھا۔ آگے بڑھ کے خود ملنے والوں میں پایا اور انجام بھی دیکھیں کتنا عظیم الشان گویا سورۃ انشقاق والا منظر یاد آ جاتا ہے۔

آپ مکرم غلام احمد صاحب کے بیٹے تھے۔ سات بہنوں کا اکلوتا بھائی۔ ابتدائی طور پر ہمارے محلّہ دارالعلوم غربی حلقہ صادق میں ہی رہائش رکھتے تھے۔ پھر بعد میں وقف زندگی کر کے پاکستان میں بھی جہاں حکم ہوا جاتے رہے اور افریقہ کے صحراؤں میں بھی کلمہ حق پہنچانے اور بلند کرنے کی توفیق خدا نے دی۔

آپ نے تین خلفاء کا زمانہ پایا۔ خلافت ثالثہ میں وقف کیا۔ خلافت رابعہ میں فیلڈ میں گئے۔ خلافت خامسہ کے دور میں منزل کو جالیا۔

ان بلندیوں کے حصول کے لئے چھوٹے چھوٹے دشوار گزار راستے طے کرتے چلے گئے اور کبھی کوئی شکوہ زبان پر نہ لائے۔ ؎

ان آبلوں سے پاؤں کے گھبرا گیا تھا میں
جی خوش ہوا ہے راہ کو پُرخار دیکھ کر

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی اولاد اور اہلیہ محترمہ اور دوسرے عزیز و اقارب کو بھی صبر جمیل عطا فرمائے۔ ع

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

اچھا مسلمان

جاوید چودھری اپنے کالم زیرو پوائنٹ میں سفر سپین کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

میرے اس سفر کے دوران لاہور کا واقعہ پیش آ گیا۔ لاہور شہر میں 28 مئی جمعہ کے دن گڑھی شاہو اور ماڈل ٹاؤن میں احمدیوں کی عبادت گاہوں پر دہشتگردوں نے فائرنگ کی جس کے نتیجے میں 88 افراد ہلاک جبکہ 200 سے زائد زخمی ہو گئے۔ میں الحمدللہ سنی العقیدہ مسلمان ہوں۔ میں ختم نبوت پر ایمان بھی رکھتا ہوں اور عشق رسولؐ بھی میری رگوں میں لہو کی طرح دوڑتا ہے لیکن اس کے باوجود ان واقعات پر میرا دل ملول تھا، ہمارے قانون کے مطابق احمدی غیر مسلم ہیں اور دین کے مطابق غیر مسلموں کی جان، مال، عزت اور عبادت گاہوں کی حفاظت مسلمانوں کا فرض ہوتا ہے۔ اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کی عبادت گاہوں پر حملے اور ان حملوں میں ان لوگوں کی ہلاکت افسوسناک ہے۔ **ہمیں ماننا پڑے گا ہم غیر مسلموں کو قتل کر کے اسلام کی کوئی خاص خدمت نہیں کر رہے، ہم اگر سچے عاشق رسولؐ ہیں اور اچھے مسلمان ہیں تو پھر ہمیں اسلام اور عشق رسولؐ کے اصل تقاضوں پر پورا اترنا ہوگا**، ہمیں تلوار کے جہاد سے قبل علم، عقل، ہنر، سائنس اور تجارت کی جنگ لڑنا ہوگی۔ ہمیں پہلے ان میدانوں میں سلطان صلاح الدین ایوبی ثابت ہونا ہوگا اور اس کے بعد ہم خواہ پوری دنیا کو تباہ کر دیں ہم امریکہ کی طرح حق بجانب ہوں گے۔ آپ امریکہ کو دیکھ لیجئے۔ امریکہ علم، ٹیکنالوجی اور اکانومی میں سپر پاور ہے۔ چنانچہ آج یہ صرف شک کی بنیاد پر پورے عراق اور افغانستان کو تباہ کر دیتا ہے تو کوئی ٹیڑھی آنکھ سے اس کی طرف نہیں دیکھتا جبکہ امریکہ کے مقابلے میں ہم لوگ جہالت، غربت، بے ایمانی اور بے عقلی میں ورلڈ چیمپیئن ہیں لیکن پوری دنیا کو گولی، بم اور تلوار کے ذریعے فتح کرنا چاہتے ہیں، یہ کیسے ممکن ہے! ہمیں تلوار سے پہلے علم، سائنس اور تجارت میں بھی اپنی سچائی منوانا ہوگی اور اگر ہمارا عشق رسولؐ سچا ہے تو پھر ہمیں رسول اللہ ﷺ کے اس قول پر بھی عمل کرنا ہوگا جس میں رسول اللہ ﷺ اور اللہ نے علم کو مومن کی کھوئی ہوئی میراث قرار دیا تھا، **ہم دوسروں کی عبادت گاہوں پر حملے کر کے دنیا میں اپنا مذاق تو اڑوا سکتے ہیں لیکن خود کو اچھا مسلمان ثابت نہیں کر سکتے** اور یہ میری ان نو دنوں کی صحرانوائی کا سبق تھا۔

(روزنامہ ایکسپریس یکم جون 2010ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم مرزا مبشر احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ بیت الاحد لاہور اطلاع دیتے ہیں۔

مکرم پروفیسر بشیر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری سراج دین صاحب کینال پارک لاہور سانحہ لاہور میں زخمی ہوئے اور دائیں بازو کے ہاتھ اور کہنی کے قریب ہڈی کا فریکچر ہے۔ بائیں ران کے اوپر گولیوں کے دو زخم ہیں۔ نیز خاکسار کی کمر میں شدید درد ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عبدالرشید قریشی صاحب حلقہ سبزہ زار لاہور سانحہ دارالذکر لاہور میں شدید زخمی ہوئے بائیں پاؤں کے پنجے پر بم کا ٹکڑا لگا۔ پاؤں کی دو انگلیاں کاٹ دی گئیں ہیں۔ احباب سے ان کی شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عبدالرزاق صاحب حلقہ دہلی گیٹ لاہور دارالذکر کے سانحہ میں زخمی ہوئے۔ بازو کی ہڈی پر گولی لگی جس سے ہڈی ٹوٹ گئی۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عامر شہزاد عادل صاحب معلم سلسلہ احمدیہ چک احمد آباد ضلع بدین تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے سسر مکرم عبدالرحمٰن صاحب مہار آف محمود آباد سٹیٹ مثانہ میں غدود اور معدہ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں گزشتہ ایک ماہ سے نشتر ہسپتال ملتان سے ان کا علاج ہو رہا تھا۔ مورخہ 16 جون 2010ء کو ان کا آپریشن ہونا تھا کہ مثانہ کے ساتھ درد والی جگہ پر کوئی پھوڑا تھا جس کے پھٹ جانے کی وجہ سے آپریشن نہیں ہو سکا۔ یہ کینسر کا پھوڑا ہے۔ آپ گھر واپس آ گئے ہیں۔ طبیعت بہت ناساز ہے کمزوری روز بروز بڑھ رہی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں معجزانہ طور پر شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ناصر احمد بھٹی صاحب سابق کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھاوجہ مکرمہ بشریٰ تبسم صاحبہ جرمنی سینہ میں درد کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ شوگر بھی کافی زیادہ ہے احباب جماعت سے کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم فخر احمد صاحب حلقہ سبزہ زار لاہور کی خالہ زاد بہن محترمہ شفقت برلاس صاحبہ کا مانچسٹر یو۔کے میں مہروں کا آپریشن ہوا تھا۔ آپریشن کے بعد پیچیدگی پیدا ہو گئی تھی اب دوبارہ آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخوست ہے۔

مکرم ملک انعام الحق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ گولارچی شہر ضلع بدین تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے پھوپھا جان مکرم مرزا سلطان احمد صاحب آف جلال پور جٹاں ضلع گجرات گزشتہ تین ماہ سے بیمار ہیں ان کو معدہ کی تکلیف ہے ان کے دو آپریشن ہو چکے ہیں اور اس وقت شوگر اور بلڈ پریشر کی بیماری کی وجہ سے زیادہ طبیعت خراب ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ مبارکہ نوید صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نوید احمد صاحب انگلینڈ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ناصر آباد غربی ربوہ 18 جون 2010ء کو بعمر 72 سال مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ 19 جون کو بعد نماز عصر بیت مبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد محترم حافظ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ نیک، پنجوقتہ نمازوں کی پابند، ہمدرد اور خلافت احمدیہ سے والہانہ عشق رکھنے والی تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے مکرم مبارک احمد صاحب امیر جماعت سپین، مکرم مظفر احمد صاحب امریکہ، مکرم مبشر احمد صاحب سپین اور ایک بیٹی خاکسارہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

احمدیوں پر وحشیانہ حملہ

روزنامہ آج کل اپنے اداریہ میں لکھتا ہے:۔

28 مئی 2010ء کا دن پاکستان کی تاریخ میں ''بلیک فرائی ڈے'' کے نام سے یاد رکھا جائے گا۔ اس روز قوم پاکستان کے ایٹمی دھماکوں کے بارہ برس مکمل ہونے پر ''یوم تکبیر'' منا رہی تھی لیکن اس روز لاہور میں احمدیہ فرقے کے خلاف دو تباہ کن حملے کئے گئے۔ دہشت گردوں نے احمدیوں کی دو عبادت گاہوں یعنی ماڈل ٹاؤن میں بیت النور اور گڑھی شاہو میں دارالذکر پر نماز جمعہ کے دوران ایک ہی وقت میں حملے کئے جہاں ہزاروں احمدی عبادت کے لئے جمع تھے۔ اس دوران ملک بھر میں ٹیلی ویژن سکرین پر حیرت انگیز مناظر دیکھنے میں آئے جب دہشت گردوں نے دونوں عبادت گاہوں میں داخل ہو کر معصوم عبادت گزاروں پر دہشت کا پہاڑ توڑ دیا۔ 90 سے زیادہ افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے جبکہ 100 سے زائد زخمی ہوئے۔ تحریک طالبان کے پنجاب ونگ نے ان حملوں کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ دہشت گردوں کے پاس جدید بندوقیں تھیں انہوں نے خودکش جیکٹس پہن رکھی تھیں اور وہ ہینڈ گرنیڈ سے مسلح تھے۔ ان کے اس سوچے سمجھے حملے کے نتیجے میں گڑھی شاہو میں عبادت گزاروں کو یرغمال بنانے کا خونی کھیل کئی گھنٹے جاری رہا جبکہ ماڈل ٹاؤن میں اس حملے کا دورانیہ نسبتاً مختصر رہا۔ اس بحران کے دوران احمدیہ فرقے کی طرف سے مامور حفاظتی رضا کاروں کی کارکردگی قابل تعریف رہی۔

اس حملے میں جاں بحق ہونے والوں کو ہفتے کے روز وقفے وقفے سے دفن کیا گیا کیونکہ احمدیہ فرقے نے حفاظتی اقدامات کے غیر اطمینان بخش ہونے کے باعث اجتماعی تدفین کا ارادہ ترک کر دیا۔ یہ ناانصافی کی انتہا ہے کہ احمدیہ فرقہ اس ملک میں سب سے زیادہ امتیازی سلوک کا نشانہ رہا ہے لیکن اب تک کوئی حکومت انہیں مناسب تحفظ فراہم نہیں کر سکی۔ 1974ء میں ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت نے مذہبی انتہا پسندوں کے دباؤ کا شکار ہو کر احمدیوں کو ''قانون اور آئین کے نقطہ نظر سے'' غیر مسلم قرار دے دیا تھا۔ اس موقع پرستی کے نتیجے میں مذہبی انتہا پسندوں کو موقع مل گیا کہ وہ احمدیوں کے ساتھ امتیازی سلوک کی سطح میں مزید اضافہ کر سکیں۔ منافقت کے شاہکار جنرل ضیاء الحق نے احمدیہ فرقے کو مزید تعذیب کا نشانہ بناتے ہوئے اس فرقے کے لئے مخصوص امتیازی قوانین نافذ کئے۔ اس کے بعد سے احمدیوں کے بارے میں معاشرے میں عدم برداشت کی سطح مسلسل بلند ہوتی رہی ہے۔ ہم نے انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے کے مطابق اقلیتوں کو تحفظ دینے کی بجائے ان کے حقوق پامال کئے ہیں۔

جمعے کے روز ہونے والے وحشیانہ قتل عام کا ایک اور تشویشناک پہلو یہ ہے کہ بظاہر پنجاب حکومت کو اقلیتوں کے خلاف ممکنہ دہشت گرد حملوں کے بارے میں پہلے سے خبردار کیا جا چکا تھا۔ وفاقی وزیر داخلہ رحمٰن ملک نے کہا ہے کہ پنجاب کی صوبائی حکومت کو اس قسم کے بارے میں 13 مئی اور 26 مئی کو دو مرتبہ خبردار کیا گیا تھا۔ یہ امر افسوسناک ہے کہ پنجاب کی حکومت نے اس ضمن میں مؤثر اقدامات کرنے کی بجائے غفلت کا مظاہرہ کیا۔ پاکستان دہشت گردی کے خلاف زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے۔ اس صورتحال میں پنجاب حکومت کی طرف سے ایسی حساس معلومات پر بے حسی کا مظاہرہ مجرمانہ غفلت کے مترادف ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ صوبائی حکومت کے چوٹی کے راہنماؤں کو کالعدم دہشت گرد تنظیموں کے ساتھ ربط ضبط کا مرتکب ٹھہرایا جاتا ہے۔ اس ضمن میں پنجاب کے وزیر قانون رانا ثناءاللہ کی مثال دی جاتی ہے کہ انہوں نے جھنگ کے ضمنی انتخاب میں کامیابی کے لئے سپاہ صحابہ پاکستان کے ایک راہنما کے ساتھ گٹھ جوڑ کیا اسی طرح پنجاب کے وزیر اعلیٰ شہباز شریف کی طرف سے طالبان سے یہ درخواست کرنا کہ وہ پنجاب کو بخش دیں، اس امر کا سنجیدہ اشارہ ہے کہ ہمارے راہنما ایک خطرناک کھیل کھیل رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف اس جنگ میں مسلم لیگ نواز کی وابستگی دوٹوک اور واضح نہیں ہے۔ پنجاب میں دہشت گردوں کی موجودگی کو تسلیم کرنے کی بجائے صوبائی حکومت ''بیرونی ہاتھ'' پر الزام دھرنا زیادہ مناسب سمجھتی ہے حکومت کو مختلف حیلوں سے عوام کو بیوقوف بنانے کی کوشش ترک کر دینی چاہئے۔ اس ملک کے عوام کو مختلف عذر خواہیوں کی بجائے ٹھوس جوابات درکار ہیں۔ جمعے کے روز احمدی شہریوں پر ہونے والے حملے صرف ایک مذہبی فرقے کے خلاف نہیں بلکہ اس ملک کے ہر شہری کے خلاف اعلان جنگ تھے۔

(روزنامہ آج کل 30 مئی 2010ء)

جرمن وفرانس کی سیل بند ہومیوپیتھک مدر ٹنکچرز سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔

رعائتی قیمت 25ML =/130 روپے 120ML =/500 روپے

GHP-403/GH	GHP-406/GH	GHP-419/GH	GHP-450/GH	GHP 455/GH	GHP-555/GH GHP-444/GH
جوڑوں کا درد، پٹھوں، کمر و اعصابی دردوں اور یورک ایسڈ کو خارج کرنے کی منفرد دوا ہے۔	گردے ومثانے کی پتھری اور پیشاب کی نالی کی پتھریوں کو خارج کرنے کی مخصوص دوا	بدہضمی۔گیس تیزابیت، جلن، درد، معدہ و آنتوں کی سوزش کی مؤثر دوا	پراسٹیٹ غدود کی سوجن اور سوزش کی وجہ سے ہونے والی تکالیف کا شافی علاج	(گولڈ ڈراپس) ایمرجنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن، غم کے بداثرات اور ہائی رلو بلڈ پریشر کیلئے مفید ترین دوا	مردانہ طاقت کیلئے لاجواب تحفہ دونوں ادویات ملا کر استعمال کریں

عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

محترمہ سرور سلطانہ صاحبہ اہلیہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کی وفات

احباب جماعت کو یہ افسوسناک اطلاع دی جاتی ہے کہ محترمہ سرور سلطانہ صاحبہ مورخہ 22 جون 2010ء کو بعمر 87 سال وفات پا گئیں۔ آپ حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہر رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو اور حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب سابق ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ کی اہلیہ تھیں۔ آپ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی تھیں آپ موصیہ تھیں اور خدا کے فضل سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔ آپ نے اپنے واقف زندگی خاوند کا ہمیشہ پورا پورا ساتھ دیا اور وقف کے تقاضے نبھانے کی پوری کوشش کی۔ آپ کو خود بھی خدا تعالیٰ نے خدمت دین کی توفیق عطا فرمائی اور لجنہ کراچی اور لجنہ ربوہ میں 48 سال تک بطور صدر لجنہ محلہ نمایاں کام کیا۔ اس کے علاوہ آپ کو قومی کاموں میں بھی حصہ لینے کا موقع ملا چنانچہ جب جماعت نے صدریاں تیار کروائیں تو آپ نے اس میں بھر پور حصہ لیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی طرف سے نمایاں کارکردگی کی سند خوشنودی حاصل کی۔ آپ نے بے شمار بچے اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ آپ بہت بااخلاق، ملنسار، منکسر المزاج اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ جہاں بھی رہیں وہاں ہر دلعزیز تھیں۔ خلافت سے بے انتہا وفا کا تعلق تھا۔ اسی طرح خاندان حضرت مسیح موعود سے بے پناہ عقیدت اور احترام رکھتیں۔ خدمت خلق کا جذبہ اتنا تھا کہ اپنے نفس پر قربانی وارد کر کے بھی دوسروں کا خیال رکھتی تھیں۔ آپ کی اولاد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ مکرمہ فرحت اختر الہ دین صاحبہ مرحومہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ سکندر آباد بھارت اہلیہ مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان، مکرمہ شوکت گوہر صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب، مکرم انور محمود خان صاحب سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ امریکہ، مکرمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ گائناکالوجسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ، مکرمہ امۃ الحی فضیلت صاحبہ اہلیہ مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ لاہور۔ احباب جماعت سے آپ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے نیز یہ کہ خدا تعالیٰ سب اہل خانہ کا حافظ وناصر ہو اور والدین کی نیکیوں کو قائم رکھنے والا بنائے۔ آمین

خبریں

حیدر آباد میں ہالا ناکہ گرڈ سٹیشن کے قریب دھماکہ

حیدر آباد میں ہالا ناکہ گرڈ سٹیشن کے قریب ایک دھماکے کے نتیجے میں 14 افراد جاں بحق جبکہ 40 افراد کے قریب زخمی ہو گئے ہیں۔ دھماکہ کیمیکل ٹینکر میں ایک گیس سلنڈر پھٹنے سے ہوا۔ زخمیوں کو سول ہسپتال حیدر آباد منتقل کر دیا گیا ہے جہاں پر 10 زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے۔ گرڈ سٹیشن کے قریب کئی ہوٹلز ہیں جہاں پر لوگ کھانا کھانے کے لئے آتے ہیں۔ آر پی او حیدر آباد کے مطابق اس کو دہشت گردی کا واقعہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

چین کے ساتھ ایٹمی معاہدے کی وضاحت کا بھارتی مطالبہ مسترد

پاکستان نے بھارت کے اس مطالبے کو مسترد کر دیا ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ پاکستان چین کے ساتھ نیوکلیئر معاہدے کی وضاحت کرے۔ پاکستان کی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ جب بھارت نے اس نوعیت کا معاہدہ امریکہ کے ساتھ کیا تو اس نے پاکستان کے موقف کو فوری طور پر مسترد کر دیا تھا تاہم پاکستان اور چین کے درمیان ہونے والا معاہدہ عالمی اصولوں کے مطابق ہے اور پاکستان آئی اے ای اے کے معاہدے کا پابند ہے۔ اس پر کسی کو بھی تشویش ہرگز نہیں ہونی چاہئے۔

تین نئے ایف 16 طیارے پاک فضائیہ میں شامل

امریکہ سے ملنے والے تین نئے F-16 بلاک 52 طیارے باقاعدہ پاک فضائیہ کے بیڑے میں شامل کر لئے گئے جبکہ امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان کی دفاعی صلاحیتوں میں اضافہ کریں گے۔ F-16 کو پاکستانی حکام کے حوالے کرنے کی ایک پروقار شہباز ائیر بیس پر ہوئی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ائیر چیف مارشل راؤ قمر سلیمان نے کہا ہے کہ طیارے اب پاکستانی ملکیت ہیں اور ان کے استعمال پر کوئی شرط نہیں، جس طرح چاہیں استعمال کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان طیاروں کی شمولیت سے پاک فضائیہ کی طاقت میں اضافہ ہو گا کیونکہ طیاروں میں رات کو ہدف بنانے کی صلاحیت موجود ہے۔

(بقیہ از صفحہ 1)

کے حوصلے اور عزم اور ارادے کو بلند کرنے، دعاؤں، درود شریف اور استغفار میں مشغول رہنے اور نتیجتاً خدا تعالیٰ کے جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے فضلوں کی تفصیلات پر مشتمل تھا۔ علاوہ ازیں جلسہ کے دوسرے روز رات 8 بجے کے قریب حضور انور نے جرمن سپیکنگ لوگوں سے انگلش میں خطاب فرمایا جس میں حضور انور نے دین حق اور احمدیت میں پیار ومحبت، صلح اور امن وآشتی پر مشتمل نصائح فرمائیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پر اثر اور قیمتی نصائح پر مشتمل خطابات سے استفادہ کے ساتھ اکناف عالم میں بسنے والے احمدیوں نے اجتماعی دعا میں ایم ٹی اے کی وساطت سے شرکت کی اور دنیا کا کونہ کونہ دعاؤں اور گریہ وزاری سے بھر گیا۔

اس جلسہ میں 10 علماء سلسلہ نے بھی مقررہ عناوین پر اردو انگریزی اور جرمن میں خطاب کئے۔ اس جلسہ میں جرمنی اور دیگر کئی ممالک کے عمائدین شامل ہوئے اور انہوں نے سٹیج پر آ کر جماعت احمدیہ کے بارے میں اظہار خیال کیا۔ سانحہ لاہور کی پرزور الفاظ میں مذمت کی اور اظہار تعزیت کیا۔ اس کے علاوہ جماعت احمدیہ کی امن ومحبت کی تعلیمات اور خدمت انسانیت کے کاموں کو سراہا۔

اس تاریخی جلسہ کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات کا خلاصہ روزنامہ الفضل میں پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کی برکات اور فیوض سے ہم سب کو وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 29 جون

طلوع فجر	3:35
طلوع آفتاب	5:03
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	7:20

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

بلڈنگز برائے فروخت
دو عدد بلڈنگز 37/22، 4 دارالرحمت نزد اقصیٰ چوک برائے فروخت ہے۔ خواہشمند احباب درج ذیل نمبروں 03007992321 0014165245059 پر رابطہ کریں۔

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
Mob: 0300-9491442
دلہن جیولرز
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk,
Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:citipolypack@hotmail.com

FD-10

JOBS IN LAHORE
"Good opportunity to work in an excellent environment"
An educational institute needs the following staff members in Lahore:-
1- Account Officer → B.Com with Two years experience in Account (Female / Male)
2- Student Counselor / Coordinator → B.Com / BBA/ BSc (Two years of working experience in any field (Female only)
3- English Teacher → Preferably MA English
4- Security Guard → Preferably Retired Army person with License.
→ Very Good salary package so candidate from other cities encouraged applying.
Contact :-0302-8411770 / 042-35164619